رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۱ | ۵ ماہ نبوت ۱۳۲۶ھش | ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ | ۵ نومبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۴۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۴ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۴ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت نقرس درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

پاکستان کی دولت

کسی ملک کی دولت بظاہر ان سامانوں پر منحصر سمجھی جاتی ہے۔ جن کا تعلق زیادہ تر اس ملک کے باشندوں کی مادی زندگی سے ہوتا ہے۔ بعض ایسے سامان ہوتے ہیں۔ جن کا تعلق براہ راست لوگوں کی عام زندگی سے ہوتا ہے۔ ان میں سے سب سے پہلی چیز ملک کی پیداوار ہے۔ اگر کسی ملک میں قدرتی پیداوار کی بہتات ہوتی ہے۔ تو لازماً اس ملک کی عام زندگی ایسے ملک کے باشندوں سے بہتر ہوگی۔ جہاں پیداوار اس بہتات سے نہیں ہوتی۔ یا بالکل نہیں ہوتی۔ دنیا کے ہر ملک میں یکساں طور پر پیداوار نہیں ہوتی۔ پھر کسی ملک میں کوئی جنس تو بہت زیادہ ہوتی ہے اور دوسری جنس بالکل ہوتی ہی نہیں۔ اس لحاظ سے ایک اوسط درجہ کا خوشحال ملک وہ سمجھا جاتا ہے۔ جس میں ہر قسم کی پیداوار ہو سکتی ہو۔ لیکن قدرت نے پیداوار کو دنیا کے مختلف علاقوں میں اس طرح تقسیم کیا ہوا ہے کہ شائد ہی دنیا میں کوئی ایسا ایک ملک ہو جہاں ہر قسم کی پیداوار ہوتی ہو۔ پیداوار زرعی ہوگی یا معدنی۔ جس ملک میں زرعی پیداوار کثرت سے ہوتی ہو۔ وہاں اشیاء خوردنی جو انسانی زندگی کے لئے پہلی چیز ہیں آسانی سے دستیاب ہو جاتی ہیں۔ اور ایسے ممالک میں سے ہمارا پاکستان بھی ہے۔ یہاں خدا کے فضل سے گندم چاول اور دوسری قسموں کا اناج بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنی ضروریات پوری کر کے دوسرے ممالک میں بھی بھیجا جاتا ہے۔ کپڑے کے لئے کپاس اور اون کی بھی کمی نہیں ہے۔ اس لحاظ سے پاکستان کو ایک خوشحال ملک کہہ سکتے ہیں۔ البتہ معدنی خزانے ابھی یہاں اتنے دریافت نہیں ہو سکے۔ جتنے کہ ملک کی ضروریات کے لئے کافی سمجھے جائیں۔ اگرچہ نمک جو انسان کی اولین ضروریات میں سے ہے۔ یہاں بہت بڑی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ تیل بھی کافی ہے۔ البتہ لوہے اور کوئلہ کی فی الحال کمی ہے۔

قدرتی پیداوار کے بعد صنعت وحرفت کا درجہ ہے۔ اگرچہ زراعتی پیداوار کے حصول کے لئے انسانی محنت درکار ہے لیکن صنعت وحرفت براہ راست لوگوں کی محنت سے تعلق رکھتی ہے۔ جس ملک میں قدرتی پیداوار زیادہ ہوتی ہے۔ وہاں صنعت وحرفت بھی ترقی پا سکتی ہے۔ پاکستان میں لوہے اور کوئلے کی کمی بڑی بڑی صنعت گاہوں کے قیام میں ایک بھاری روکاوٹ ہے۔ لیکن چھوٹی چھوٹی صنعتوں کے لئے بہت وسیع میدان ہے۔ اگر یہاں کے لوگ ہمت اور استقلال سے کام لیں۔ تو اپنی ضروریات پوری کرنے کے علاوہ دیگر ایشیائی ممالک میں بھی بھیج سکتے ہیں۔ قدرتی پیداوار اور صنعت وحرفت کے ساتھ تجارت کا بڑا تعلق ہے۔ دنیا کی نظر میں کسی ملک کی خوشحالی اس کی تجارت کی وسعت پر ہوتی ہے۔ ایک ملک میں خواہ قدرتی پیداوار کتنی بھی زیادہ ہو۔ اور صنعت وحرفت بھی اتنی ہو۔ کہ وہ اپنی ضروریات بآسانی پوری کر سکتا ہو۔ تو پھر بھی اس کو ایک خوشحال ملک نہیں سمجھا جاتا جب تک دنیا کی تجارت میں اس کو کوئی مقام حاصل نہ ہو۔ اس لحاظ سے پاکستان دوسرے ممالک سے ابھی بہت پیچھے ہے۔ پاکستان کا مسلمان بہترین مزدور تو بے شک ہے۔ لیکن مزدور کی محنت کی پوری قیمت وصول کرنے کا اس کو ابھی تک سلیقہ نہیں۔ اس کی وجہ بظاہر یہ ہے۔ کہ وہ ایک ایسی قوم کے ساتھ بسر کرتا چلا آیا ہے۔ جس نے ملک کی تمام تجارت پر قبضہ کیا ہوا تھا۔ مسلمان صنعت وحرفت میں جہاں تک محنت کا تعلق ہے ہندو سے فائق ہے۔ لیکن اپنی محنت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا اسکو نہیں آتا۔ اب قدرت نے اس کو موقعہ دیا ہے۔ کہ وہ اس طرف بھی متوجہ ہو۔ اور دنیا کے تجارت میں اپنا مقام پیدا کرے۔ اب اس کے لئے میدان کافی وسیع موجود ہو گیا ہے۔ تجارت کے لئے جس قسم کی صفات درکار ہیں مسلمان میں اس کی کمی نہیں۔ صرف ایک ہچکچاہٹ ہی اس کے راستہ میں روک بنی ہوئی ہے۔ اس روک کو جلد از جلد دور کر دینا چاہیئے۔ اس کا بہترین طریقہ یہی ہے۔ کہ بچوں کو ابتدائی تعلیم لکھنا پڑھنا اور حساب کتاب سکھا کر کسی تجارتی کاروبار پر لگا دینا چاہیئے۔ اور ان کی تربیت ایسی ہونی چاہیئے کہ ہم چھوٹے سے چھوٹا کام کرنے سے بھی شرم نہ کریں۔ اور اس کے لئے بڑے شہروں کے محلہ محلہ اور ہر گاؤں میں تجارتی ابتدائی سکول جاری کرنے کی ضرورت ہے۔ جو نہ صرف نظری طور پر تجارتی اصولوں کی تعلیم دیں۔ بلکہ عملی طور پر بھی ان کی تربیت کریں۔ عملی تربیت دوکانوں کارخانوں میں کچھ مدت شاگردی کے ذریعہ سے حاصل ہو سکتی ہے۔ تجارت کی وسعت کے ساتھ جو معدنی پیداوار کی فی الحال کمی ہے۔ وہ بھی جلد پوری کی جا سکتی ہے۔

ہم نے اوپر چند موٹی موٹی باتوں کا ذکر کیا ہے۔ جن کی کثرت وقلت سے کسی ملک کی خوشحالی اور بدحالی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے اور ان چیزوں کے لحاظ سے پاکستان کی صورت حال کی طرف مختصراً توجہ دلائی ہے۔ لیکن کسی ملک کی سب سے بڑی دولت اس کے باشندوں کے اخلاقی معیار کی بلندی ہوتی ہے۔ ہم نے یہاں لفظ اخلاق ایک بہت وسیع معنی میں استعمال کیا ہے اس میں محنت اور جفاکشی کی عادات بھی شامل ہیں۔ جب تک کسی ملک کے باشندوں کا اخلاقی معیار بلند نہ ہو۔ خواہ قدرتی پیداوار کے کتنے وسیع خزانے وہاں موجود ہوں۔ وہ ملک صحیح معنوں میں نہ تو خوشحال کہلا سکتا ہے۔ اور نہ اس کو دنیا کی نظر میں کوئی مقام حاصل ہو سکتا ہے۔

دوسری قوموں کی نسبت مسلمان کو ایک یہ بڑی سہولت حاصل تھی۔ اور ہے کہ اس کے پاس بہترین اخلاقی لائحہ عمل قرآن کریم کی صورت میں موجود ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ مسلمان نے اس دولت خداداد سے کما حقہ فائدہ نہیں اٹھایا۔ ہمیں اپنے اخلاق کو معیاری بنانے کے لئے بجز قرآن کریم کے کسی تعلیم وتربیت کی ضرورت نہ تھی۔ زندگی کا کونسا پہلو ہے۔ جس کے لئے آپ کو اس چھوٹی سی کتاب میں بنا بنایا اصول نہیں مل سکتا۔ اس لحاظ سے پاکستان میں ایک ایسی دولت موجود ہے۔ جس کا مقابلہ کوئی ملک نہیں کر سکتا۔ یہ پاکستان کی سب سے بڑی دولت ہے۔

٭ ـــ ٭ ـــ ٭ ـــ ٭ ـــ ٭

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

خدام الاحمدیہ کے لئے

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے عرصہ سے نہایت قلیل مقدار میں چندہ خدام موصول ہو رہا ہے۔ پہلے تو اس کی وجہ ڈاک کی خرابی ہو سکتی تھی۔ لیکن اب وہ کافی حد تک سدھر گئی ہے۔ اخراجات زیادہ ہیں اور آمد بالکل محدود ہے۔ اسی وجہ سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کافی حد تک مقروض ہو چکی ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ جو رقوم آپ کے ذمہ ہیں۔ ان کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ اگر مقامی مجلس کے عہدہ دار سست ہوں یا اس قدر مصروف کہ رقم بھجوانا ان کے لئے مشکل ہو۔ تو آپ خود ہی اپنا چندہ بمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان جودہامل بلڈنگ لاہور بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

گرم بستر اور کپڑوں کی فوری ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مشرقی پنجاب سے آنے والے مہاجرین کے لئے گرم کپڑے اور بستر مہیا کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ احباب کو فوراً اس تحریک میں حصہ لے کر ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ اگر کسی دوست کے پاس فالتو کپڑے نہ ہوں۔ تو وہ کپڑوں اور بستر کے لئے نقد روپیہ بھی بھیج سکتا ہے۔ اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے قطعاً تاخیر نہیں ہونی چاہیئے ؛

لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام مستورات کا جلسہ

۹ر نومبر بروز اتوار ٹھیک چار بجے مستورات کا جلسہ زیر انتظام لجنہ اماء اللہ رتن باغ میں منعقد ہوگا۔ بہنوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وقت مقررہ پر پہنچیں۔ انشاء اللہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بھی تقریر فرمائیں گے ؛

خاکسار مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

حضرت مولوی شیر علی صاحب کے لئے درخواست دعا

حضرت مولوی شیر علی صاحب جیسا ہسپتال میں داخل ہو گئے ہیں۔ ان کو کھانسی کی شکایت ہے۔ ظاہری دوائی کے لحاظ سے تو ڈاکٹر امیر الدین صاحب نے جو بہترین سرجنوں میں سے ہیں Penceline کے ٹیکے شروع کروا دیئے ہیں۔ تاہم دوستوں سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ حضرت مولوی صاحب کی کھانسی کو جلد دور کرے ایسا نہ ہو کہ وہ دوسرے اپریشن کے رستہ میں روک ہو کر مولوی صاحب کی بیماری کو لمبا کر دے

خاکسار :- غلام محمد

ہم محوِ نالۂ جرسِ کارواں رہے

از جناب راجہ منصور احمد صاحب

ملتا ہے جب ہی اے خدا ایمان کا ثبوت
ان کو مٹا کے کیا ملا اے دشمنانِ دیں
وہ جا بسے ہیں جنت فردوس میں مگر
بلبل تڑپ کے کہتی ہے پروردگار سے
ہاں مومنانِ دیں بھی اسی جستجو میں ہیں
"یارانِ تیز گام نے محمل کو جا لیا
اللہ کی ان پہ رحمتیں ہوتی ہیں بے شمار
وہ دے رہے ہیں جامِ شہادت تو خوب ہے
ہم قادیاں میں حمد کے گاتے رہینگے گیت

قربانیوں کا ایسا کڑا امتحاں رہے
وہ مٹ کے بھی جہان میں زندہ نشاں رہے
مجرم ہو تم خدا کے یہ تم پر عیاں رہے
اس کا درِ حبیب پہ ہی آشیاں رہے
اس مہرباں کے پاس ہوں وہ مہرباں رہے
ہم محوِ نالۂ جرسِ کارواں رہے
جو موت دیکھتے ہوئے بھی قادیاں رہے
یہ جذبہ ان کے دل میں ہمیشہ جواں رہے
جب تک یہی زمین یہی آسماں رہے

ہر آں وہی جماعتیں ہوتی ہیں کامیاب
جن کے دلوں میں ذوقِ شہادت جواں رہے

ضرورت ہے

ہمیں بہت سے احمدی نائیوں، دھوبیوں ترکھانوں اور لوہاروں کی ضرورت ہے۔ جو دوست یہ کام جانتے ہوں۔ وہ جلد اپنے نام جودہامل بلڈنگ لاہور میں آکر لکھوا دیں۔ اور دیگر تفصیلات زبانی پتہ کریں ؛

ناظم تجارت دفتر جودہامل بلڈنگ لاہور

اخبار احمدیہ

خیریت مطلوب ہے

(۱) محمد الدین صاحب ابن فضل دین صاحب ٹیلر ماسٹر قادیان اگر خود یہ سطور پڑھیں یا کسی اور صاحب کو ان کے متعلق کچھ علم ہو۔ تو اپنی خیریت سے اطلاع دیں۔ شمس الدین بی۔

خیریت کی اطلاع

(۱) محمد مصطفےٰ صاحب احمدی ساکن تیجہ کلاں تحصیل بٹالہ کے اہل و عیال موضع کلہ منڈیالہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں مقیم ہیں۔ مفصل اطلاع مولوی نظام الدین صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ ڈیریانوالہ ڈاک خانہ داؤد تحصیل نارووال سے لی جا سکتی ہے۔ عبد الحمید سیالکوٹ چھاؤنی

(۲) حافظ عبد القادر صاحب ساکن منظفر گڑھ۔ پنجاب قادیان میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ان کی خیریت کی اطلاع مطلوب ہے۔ محمد بخش سکرٹری جماعت احمدیہ سلطان تحصیل علی پور ضلع منظفر گڑھ

درخواست دعا

میرا بڑا لڑکا عزیز الحق سخت بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ منظور الحق پشاور

اپنا بستر منگوالیں

قادیان کے ایک دوست کا بستر غلطی سے میرے پاس آگیا ہے۔ اس پر مستری نور محمد صاحب محلہ دار الیسر لکھا ہوا ہے۔ یہ صاحب اپنا بستر مجھ سے منگوالیں۔ خاکسار محمد شفیع معرفت مہر کرم الدین صاحب محلہ گرلز سکول جہلم

گمشدہ بچوں کی تلاش

مقام اوڑ ضلع جالندھر میں مسلم پناہ گزینوں پر سکھوں کے حملہ کے نتیجہ میں کچھ بچوں کے لاپتہ ہو جانے کا اعلان اخبار الفضل میں کیا گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ میری لڑکی خاتون بی بی عمر ۲۲ سال بمعہ اپنے ۵ سالہ بچے کے لاہور پہنچ گئی ہے۔ اگر کسی بھائی کو علم ہو کہ وہ کہاں ٹھہری ہوئی ہے۔ تو مہربانی کر کے اسے جودہامل بلڈنگ میکلوڈ روڈ یا مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں خرچ آمد و رفت ادا کیا جائے گا اس کے علاوہ مندرجہ ذیل بچوں کا ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا۔

(۱) بشریٰ بیگم دختر عطاء اللہ عمر ۱۱ سال
(۲) زبیدہ بیگم " " ۱۵ "
(۳) منعمہ بیگم " " ۵ "
(۴) غلام کبریا ابن " " ۲ "
(۵) ستارہ بیگم دختر محمد حسین عمر ۱۸ "

خاکسار حکیم ابراہیم معرفت عبد الواحد فضل غفور رکھی سنز ل

محمد عمر سٹریٹ دھوبی منڈی پرانی انارکلی لاہور

ضروری اعلان

(۱) ۲۰ر اکتوبر کو جو کانوائے قادیان سے چلا۔ اس میں سے سنا ہے کہ ایک ٹرک خاصہ آن کر فیل ہو گیا۔ جس کا سامان بعد میں دوسرے ٹرک پر لاد کر۔ لاہور لایا گیا۔ اس اولا بدلی میں ایک چمڑے کا بکس لاپتہ ہے۔ اگر اس کانوائے میں آنے والے دوستوں میں سے کسی کو اس کا کچھ علم ہو۔ تو خاکسار کو اطلاع دیکر شکر گزار کریں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔ بکس پر میرے نام کی چٹیں لگی ہوئی ہیں ؛ ڈاکٹر احمد علی سیکرٹری تبلیغ دہلی دروازہ لاہور

(۲) مورخہ ۲۱ ۱/۱۰ جو کنوائے قادیان سے لاہور پہنچا تھا۔ اس میں دو چمڑے کے سوٹ کیس گم ہو گئے ہیں۔ ان میں علاوہ دیگر سامان کے دو عدد ڈاک خانہ کی کتابیں بھی تھیں۔ جو کسی دوسرے کے کام کی نہیں ہیں۔ اس لئے اگر کسی دوست کو علم ہو تو ازراہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر کم از کم کتابیں مجھے بھیجکر ممنون فرمائیں۔ اور نظارت امور عامہ کو بھی مطلع فرمائیں۔ پتہ یہ ہے۔ میاں عزیز احمد معرفت ۱۲ فیروز پور

دو خط

نوجوانانِ احمدیت کا جذبۂ فداکاری

اس وقت سینکڑوں احمدی نوجوان قادیان کی مقدس بستی میں یہ عزم کئے بیٹھے ہیں۔ کہ وہ شعائر اللہ کی حفاظت میں ہر تکلیف کو خوشی سے برداشت کرتے ہوئے اپنی جان تک لڑا دیں گے۔ ان کے دل خوشی سے لبریز ہیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی پیش کرنے کا بہترین موقع انہیں نصیب ہوا ہے۔ چنانچہ ذیل کے دو خط ان کے جذبۂ فداکاری کے آئینہ دار ہیں (ایڈیٹر)

(۱) آقائی و مولائی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

پیارے آقا! خادم حضور کی دعاؤں اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کے نتیجہ میں عرصہ تین ماہ سے قادیان میں کام کر رہا ہے۔ اور آئندہ بھی قادیان میں رہنے کا عزم صمیم ہے۔ خدا میری اس دلی آرزو کو پوری کرے اور خدمت دین کا بہترین موقع عطا فرما دے۔

ارشاد امیر کی تعمیل میں خادم نے کل قادیان میں طوعی طور پر رہنے کی تحریر دے دی ہے۔ اور عہد کیا ہے کہ خادم قادیان میں ہر صورت میں رہے گا خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مبارک عہد کو نبھانے کی توفیق دے۔ اور خدمت دین کا بہترین موقع عطا فرمائے۔

دو دن ہوئے حضور کا تین اکتوبر والا خطبہ پڑھا جس دن کہ قادیان میں قتل و غارت کا بازار گرم تھا۔ اور خادم نے جس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ابتلا جماعت کے لئے ایک امتحان ہے۔ پس حضور خدا تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اس امتحان میں ہم کمزوروں کو اپنے خاص فضل سے ہی کامیاب کرے۔ اور اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانک لے۔

ہم لوگوں کو جو اس وقت قادیان میں ہیں کھانے کی بھی پینے کی بھی اور پہننے کی بھی تکلیف ہے۔ مگر ہم پر یہ تکلیف شاق نہیں گزرتی بلکہ ہمارے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث ہے۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ان مصائب سے کئی سال پیشتر آگاہ کر دیا تھا۔ اور جماعت کو اس بات کے لئے تیار کیا تھا کہ ان مصائب کے لئے تیار ہو جائے۔ آج جبکہ مشینوں کے نہ چلنے کی وجہ سے ہم کو صرف ایک روٹی صبح اور ایک روٹی شام ملتی ہے۔ ہمارے لئے کوئی تکلیف کا باعث نہیں۔ اپنے کپڑے دھونا بھی ہمارے لئے راحت کا موجب ہے۔ اور ہاتھ سے کام کرنا ہمارے لئے وقار کا موجب ہے۔ ان تکالیف کے باوجود ہم کو اس زندگی میں وہ لطف آ رہا ہے۔ جو کہ کبھی بھی گذشتہ زندگی میں نہیں آیا تھا۔

میں خدا تعالیٰ سے اس بات کی امید رکھتے ہوئے اس بات کا عہد کرتا ہوں۔ کہ خادم مرکز احمدیت کے دائیں بھی لڑے گا۔ بائیں بھی لڑے گا۔ آگے بھی لڑیگا۔ اور پیچھے بھی لڑیگا۔ اور دشمن مرکز احمدیت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک۔ وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گذرے" خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس عہد کو نبھانے کی توفیق عطا فرما دے۔ مگر یہ سب کچھ اطاعت امیر میں ہوگا۔ حضور دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نے خدمت احمدیت کے لئے بہتر قربانی کا موقع عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ والسلام

حضور کا ادنیٰ خادم سید سعید احمد قادیان مرکز۔ قادیان۔

(۲) میری پیاری والدہ تجھ پر دل و جان فدا

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

جب آپ قادیان سے روانہ ہو رہی تھیں۔ تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔ میں نہیں وہ آنسو آپ کے کس لئے آئے تھے۔ مگر میں نے آپ کو یہ کہا تھا۔ کہ اگر آپ ہم کو دیکھ کر رو رہی ہیں۔ تو میں آپ سے نہیں بولوں گا۔ شاید آپ کے دل میں خیال ہو کہ میں اپنے دونوں لڑکوں کو اکیلے قادیان میں چھوڑ کر جا رہی ہوں۔ لیکن آپ کو یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ آپ کو دونوں لڑکے کسی نے دئے تھے۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا ہی فضل تھا۔ کہ آپ کو اس نے ہمیں عطا کیا۔

بچے جب چھوٹے ہوتے ہیں۔ تو جب ان کو کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ تو ماں کے پاس جاتے ہیں اور پھر باپ کے پاس۔ اور جوں جوں بڑے ہوتے ہیں ان کو شعور آتا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بچے کو سب سے پہلے ماں سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ اس کو اوروں کے متعلق بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ میری ان سے بھی محبت ہے۔ اب جبکہ ہم جوان ہو چکے ہیں۔ ہمیں ماں کی محبت سے بڑھ کر اور اوروں کی محبت سے بڑھ کر اب ہمیں اسلام اور احمدیت کی محبت زیادہ ہے۔ صرف یہ اس لئے ہے کہ ہمارا آپ سے زیادہ محبوب ہمارے پیدا کرنے والے خدا کا یہ مذہب ہے۔ پس ہمیں اب آپ سے زیادہ محبت اسلام اور احمدیت سے ہے۔ آپ کا بے شک ہم پر بہت بڑا احسان ہے۔ جو کہ زندگی بھر ہم نہیں بھلا سکتے۔ اور ہم انشاء اللہ نہیں بھلائیں گے۔ مگر آپ ذرا بھر کے لئے سوچیں تو سہی کہ اگر ہم پیدا ہی نہ ہوتے تو پھر اب ہم جبکہ پیدا ہو گئے ہوئے ہیں۔ اور اب ہم جوان ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے احمدیت کی خاطر صحیح معنوں میں قربانی مانگی ہے۔ ہمیں بہت خوشی ہے کیونکہ اگر ہم بچے ہوتے تو ہم آپ کے ساتھ ہی چلے جاتے اور جب بڑے ہوئے۔ تو ہمارے دل میں اس بات کی امنگ ہوتی۔ کہ کاش ہم اس وقت جوان ہی ہوتے اور احمدیت اور اسلام کی صحیح معنوں میں خدمت کرتے۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے پہلے ہمیں بچپن کی حالت سے نکالا۔ اور پھر قربانیوں کا وقت لایا اور آج پھر وہی زمانہ جو آج سے چودہ سو سال پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے زمانہ میں کا وقت تھا وقت آیا ہے۔ اور ہم ہی خدا تعالیٰ نے نعمتوں سے حصہ لینے کی توفیق عطا کی ہے۔ جس کے ہزاروں لوگ دنیا میں اس زمانہ کے لئے ترستے رہے لیکن شکر ہے کہ خدا تعالیٰ نے آج ہمارے زمانہ میں یہ وقت لایا ہے۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس میں اپنی قربانیاں پیش کریں گے۔

اسلام اور احمدیت کا مرکز قادیان اس وقت خطرہ میں ہے۔ اور وہ ہم سے چاہتا ہے کہ ہم اس کی حفاظت کریں۔ گو حفاظت خدا تعالیٰ نے کرنی ہے۔ ہم نے لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونا ہے۔ پس میں آپ کو مطلع کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ کے زمانہ میں خنساءؓ نامی عورت نے اپنے تینوں بیٹوں کو کہا تھا۔ کہ جاؤ بیٹا اسلام کی خاطر تم لڑو۔ یا تو تم لڑائی میں مارے جانا اور یا غازی ہو کر واپس لوٹنا۔ اسی طرح وہاں تو عورت نے اپنے بیٹوں کو کہا تھا میں تیرا بیٹا آپ کو کہتا ہوں۔ کہ میں قادیان میں ہی رہوں گا۔ اور تم کو اس وقت تک نہیں ملوں گا۔ جب تک یا تو قادیان کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہو جاؤں۔ یا قادیان کو واپس لے لوں یا حضور کے حکم سے مجھے بلا لیا جائے۔

شہید ہو کر جو انسان کو درجہ ملتا ہے۔ وہ آپ پر عیاں نہ ہو۔ شہیدوں کے متعلق خدا کی غیرت بھی یہ پسند نہیں کرتی۔ کہ ان کو مردہ بھی کہا جائے۔ بلکہ خدا تعالیٰ بھی قرآن میں کہتا ہے۔ کہ تم ان لوگوں کو جو خدا کی راہ میں شہید ہو جاتے ہیں۔ مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں تم کو کچھ عقل نہیں۔ پس کہاں دنیا کی زیادہ سے زیادہ ۷۰ سال یا نوے سو سال کی زندگی۔ اور کہاں ہمیشہ کی زندگی۔ دونوں میں کچھ مقابلہ ہی نہیں۔ اب آپ خود اندازہ لگائیں۔ کہ ہم کونسی زندگی حاصل کریں یقیناً عقلمند ابدی زندگی ہی چاہے گا۔

نبی تمام عمر خدمت دین میں مشغول رہتا ہے۔ لیکن جب شہید ہوتا ہے۔ تو جنت میں نبی اور شہید کے درمیان ایک انگلی کا فرق ہوتا ہے۔ اللہ اللہ خدا تعالیٰ کا بڑا احسان ہے۔ جو ہمیں اس وقت مل رہا ہے۔

آپ خدا تعالیٰ سے میرے لئے ایسے ہی دعا کریں۔ جیسے کہ ہمارا پیارا امام مصلح الموعود اپنی اولاد کے لئے کر رہا ہے۔ یعنی اگر ہمارے موت میں ہماری زندگی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت اور اسلام اور احمدیت پر استقامت بخشے اور اگر ہمیں شہادت ملے تو خدا تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں احمدیت اور اسلام کی شہادت دے۔ آمین۔ پس آپ میرے لئے دعا کریں۔ ہماری دعا کو پس پشت ڈالتے ہوئے پہلے قادیان کی حفاظت کے لئے دعا کریں۔ ہماری جانیں قادیان [illegible] حقیقت میں

آج سے پانچ سال قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا انتباہ

موجودہ مشکلات اور مصائب جماعت احمدیہ کے لئے ہرگز غیر متوقع نہیں ہونے چاہئیں۔ کیونکہ ہمارا آقا اور امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سالہا سال سے ہمیں ان مصائب اور آفات کی خبر دے رہے تھے۔ اور ہمیں ہوشیار اور بیدار رہنے کی تلقین فرما رہے تھے۔

آج سے پانچ سال قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:-

"یہ دن بہت نازک ہیں اور ایک ایسا سلسلہ مصائب اور مشکلات کا سامنے نظر آ رہا ہے۔ کہ جو اپنی شکل بدلتا ہوا ایک لمبے عرصے تک چلتا چلا جائے گا .... پس اس پر فتن زمانہ میں قریب ترین انجام کی طرف امید کی نگاہ مت ڈالو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے زیادہ سے زیادہ مشکلات پیدا کرے گا۔ گو اگر ہم نے اسے راضی رکھا۔ تو ساتھ ہی ان کا تریاق بھی مہیا کرتا رہے گا۔ لیکن آگ ضرور جلے گی۔ اور بھٹیاں ضرور بھڑکائی جائیں گی۔ خوب یاد رکھو کہ کبھی کسی مذہبی جماعت نے ترقی نہیں کی۔ جب تک کہ وہ خدا تعالیٰ کے لئے آگ میں نہ جلی ہو۔ اور خون کی ندیوں میں سے نہ گذری ہو .... پس یہ امید نہ رکھو۔ کہ یہ فتنے ٹل جائیں گے۔ اور یہ دعائیں بھی نہ کرو۔ کہ وہ ٹل جائیں۔ ہاں یہ دعائیں کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی تلخی کو اسلام اور احمدیت کے لئے کم کر دے۔ یہ فتن آئیں گے ضرور۔ ایک فتنہ شکل تبدیل کر کے دوسری شکل میں آئے گا۔ وہ شکل بدل لے گا۔ اور تیسری صورت میں آئیگا۔ اور اس کے بعد چوتھی میں۔ اور اسی طرح فتنے آتے جائیں گے۔ جب تک کہ ایک طرف تو جماعت احمدیہ اس خلاء کو پُر کرنے کے قابل نہ ہو جائے۔ اور دوسری طرف دنیا اسے پر کرنے کی اجازت نہ دے دے۔ جب تک یہ نہ ہوگا۔ فتنے رک نہیں سکتے۔ اور انقلاب کے سامان دور نہ ہوں گے ....

پس یہ دعائیں کرو۔ کہ وہ قربانیاں جو تمہیں کرنی پڑیں گی۔ تم کو بھسم نہ کر دیں۔ فتنوں کے آنے کے لئے تیار رہو۔ مگر ان کے زہر سے بچنے کے لئے دعائیں کرتے رہو۔" (الفضل ۱۴ ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء)

نائیجیریا میں تبلیغ اسلام

مبلغین کے دورے ـ پینتیس (۳۵) افراد داخل احمدیت

(از جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ انچارج نائیجیریا ـ افریقہ)

عزیزم چودھری محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ کے سیرالیون سے یہاں تبدیلی پر اب خاکسار کے علاوہ تین مبلغ اس ملک میں ہو گئے ہیں ـ یعنی عزیزان چودھری نور محمد نسیم سیفی صاحب بی ـ اے ـ قریشی محمد افضل صاحب مولوی فاضل اور چودھری محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ ـ

عزیزم سیفی صاحب خاکسار کے ساتھ ہیڈکوارٹرز میں ہیں ـ عزیزم قریشی صاحب شمالی نائیجیریا میں اور عزیزم جنجوعہ صاحب ویسٹرن پراونس میں ـ اللہ تعالیٰ سب کو خیریت سے اور اپنی حفظ و پناہ میں رکھے ـ اور خدمتِ دین کی توفیق بخشے ـ

عزیزم جنجوعہ صاحب کے متعین کئے جانے سے پہلے عزیزم سیفی صاحب نے جنوبی صوبے کا دو دفعہ دورہ کیا ـ اور کئی لیکچر تائید اسلام میں دیئے ـ ملاقاتوں اور تقسیم لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کی اور جماعت کی تربیت کا اچھا کام کیا ـ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو مشکور فرمائے ـ اس دورہ میں انہوں نے متعدد شہروں میں قیام کیا ـ اور دو ہزار میل سے اوپر سفر کیا ـ

عزیزم قریشی صاحب نے بعض دور دور کے علاقوں کا دورہ کیا ـ مثلاً Funtua (فنٹوا) Gusau (گسؤ) Sokoto (سکوٹو) Jos (جوس) Kaduna (کیڈونہ) اور Dustin Wa (ڈوسٹین وے) آجکل وہ زاریہ کے کانو میں چلے گئے ہیں ـ اور وہاں مقیم رہیں گے ـ اس عرصہ میں انہوں نے تین ہزار میل کے قریب سفر ریل اور موٹر لاری میں طے کیا ـ خاکسار اور عزیزم سیفی صاحب اکٹھے اوٹا (Otta) نام قصبہ میں گئے ـ

عزیزم جنجوعہ صاحب پہلے Ife (اِفے) میں رہے تھے ـ مگر اب ان کا صدر مقام Ijebu-ode کر دیا گیا ہے ـ جہاں جماعت نے اپنے خرچ پر مکان کرایہ پر لے رکھا ہے ـ

اس تمام عرصہ میں خدا کے فضل سے پینتیس (۳۵) نفوس حلقہ بگوشِ احمدیت ہوئے ـ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرما کر ایمان اور اخلاص میں ترقی دے ـ ان میں سے ایک صاحب سرکاری سکول میں ٹیچر ہیں ـ وہ بڑی مدت سے زیر تبلیغ تھے ـ ان کا نام ذوالیدین صاحب ہے ـ اور دوسرے صاحب خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں ـ حاجی عبدالرحیم سمتھ صاحب ـ یہ صاحب ۱۹۲۰ـ۲۱ء میں نائیجیریا کی جماعت کی طرف سے دینی تعلیم کے حصول کے واسطے قادیان بھیجے گئے تھے ـ مگر وہاں ان کی صحت اچھی نہ رہی ـ اور یہ واپس آ گئے ـ اس کے بعد انہیں کچھ ٹھوکریں لگیں ـ جن کی وجہ سے یہ نظامِ جماعت سے الگ الگ رہنے لگے ـ اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت کا انکار کبھی نہیں کیا ـ پھر یہ بہت بیمار ہو گئے ـ اور کئی علاج اور اپریشن کرائے ـ مگر صحت نہ ہوئی ـ بالآخر مجھ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے واسطے لکھوایا اور یہ کہہ کر لکھوایا ـ کہ انہیں یقین ہے ـ کہ ان پر حضور کی دعاؤں سے ہی خدا کا فضل نازل ہوگا ـ اور صحت حاصل ہو گی ـ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو ۹۵ فی صدی صحت ہو چکی ہے ـ اور یہ اپنا کاروبار کرنے لگ گئے ہیں ـ حضور اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے ـ کہ ان کی کامل طور پر صحتیابی اور استقامت کے لئے دعائیں فرمائیں ـ میں ان کو نئے بیعت کنندگان کے زمرہ میں اس لئے شامل کرتا ہوں ـ کہ یہ نظام سے الگ تھے ـ اور اب نظام میں شامل ہو کر چندہ وغیرہ دینے لگ گئے ہیں ـ

عزیزم قریشی صاحب کے سفر میں سکوٹو نام مقام کو اس علاقہ میں ایک بڑی خصوصیت حاصل ہے ـ شمالی نائیجیریا میں ریاستوں کے حکمرانوں کو جو کہ مسلمان ہیں ـ امیر کہتے ہیں ـ مگر سکوٹو کے حکمران کو سلطان کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے ـ اور مذہبی طور پر ان کو تمام نائیجیریا میں فوقیت حاصل ہے ـ وہاں کے وزیر صاحب کو میں ۱۹۳۳ء سے جانتا ہوں ـ وہ بڑے صاحبِ علم آدمی ہیں ـ ان کی خدمت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب پیش کیں ایسے ہی سرکاری لائبریری میں لٹریچر دیا گیا ـ

ہمارے خلاف جو ۱۹۴۳ء سے ایک مقدمہ مخالفین نے دائر کر رکھا تھا ـ خدا کا شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل سے اسمیں ہمیں کامیابی عطا کی ـ اور اپنے بول بالا کیا ـ مسجد جس کے متعلق یہ مقدمہ تھا ـ خدا کے فضل سے تقریباً ساڑھے چار سال کے بعد ہمیں واپس مل گئی ـ اور اب ہم اس میں باقاعدہ نمازیں پڑھنے لگ گئے ہیں ـ

مارچ ۱۹۴۷ء میں شمالی علاقہ کے بعض امراء اور دیگر آنریبل ممبران لیجسلیٹو کونسل جو یہاں آئے تھے ـ اور جن کا جماعت کی طرف سے خیر مقدم کیا گیا تھا ـ وہ پھر اسمبلی لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لئے آئے ـ ان سے گورنمنٹ ہاؤس میں ایک at home (ایٹ ہوم) پر ملاقات ہوئی ـ نیز جماعت کی طرف سے ان کو چائے پر مدعو کیا گیا ـ لیکن عدم فرصت کی وجہ سے وہ تشریف نہ لا سکے ـ ایٹ ہوم At home پر شمالی نائیجیریا کے چیف کمشنر صاحب اور دیگر کئی لوگوں سے ملاقاتیں ہوئیں ـ جن میں دو مقتدر ریاستوں کے حکمران بھی شامل تھے ـ لیڈی رچرڈ صاحبہ (گورنر صاحب کی اہلیہ) کے ساتھ ہندوستان کی تقسیم کے متعلق باتیں ہوتی رہیں ـ ان کو سمجھایا کہ یہ تقسیم کیوں ضروری تھی ـ وہ یہ سنکر کہ میں پندرہ برس سے یہاں متواتر مقیم ہوں ـ بڑی حیران ہوئیں اور کہنے لگیں ـ کہ بڑی قربانی ہے ـ میں نے مذاقاً کہا کہ کیا میری بیوی کی اس میں قربانی نہیں ـ تو فرمانے لگیں ـ

"oh yes it is indeed and we wives can do that. I am a wife and I know it is a great sacrifice on her part"

ریاست گینیا کے وزیر صاحب جن کو میں ۱۹۴۲ء سے جانتا ہوں ـ اور بڑے فاضل آدمی ہیں ـ ان کو میں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند عربی کتب دی تھیں ـ اب کے جو امیر صاحب کے ساتھ لوگ آئے تو انہوں نے ایک بڑا سا مٹکا انڈوں کا بھر کر مجھے ان کے ہاتھ بھیجا ـ (وہ جگہ یہاں سے ہزار میل سے زیادہ دور ہے) اور ساتھ ہی لکھا کہ میں نے احمد المسیح الموعود کی کتابیں پڑھی ہیں ـ اور میں آپ کے معجزات پر ایمان لایا ـ

پچھلے دنوں گولڈ کوسٹ سے ہمارے نو عدد افریقن بھائی اور بہنیں حج کو جاتے ہوئے کئی دنوں تک یہاں ٹھہرے ـ اور ان کی خدمت کا کچھ موقع ہمیں ملا ـ پھر ہمارے عزیز بھائی مولوی عبدالخالق صاحب مبلغ گولڈ کوسٹ بھی قادیان کو واپس جاتے ہوئے یہاں سے گزرے ـ تو چند دن ہمارے پاس ٹھیر کر ہمیں اپنی خدمت کا موقع بہم پہنچا گئے ـ خدا تعالیٰ انہیں خیریت سے وہاں پہنچا دے ـ اور صحت کاملہ عطا فرمائے ـ

جب سے قادیان کے متعلق اس کے ہندوستان میں چلے جانے کے باعث خطرات کی اطلاعیں آئی ہیں ـ یہاں ساری جماعت روزے رکھ رہی اور دعا سے کام لے رہی ہے ـ چندہ جمع کر کے چند مینڈھے صدقہ بھی دئے ہیں ـ خدا تعالیٰ ہمارے پیارے امام اور اپنے رسول احمد المسیح الموعود کی مقدس تختگاہ کی آپ حفاظت فرمائے ـ اور ساری جماعت کو ہر شر سے بچائے ـ اس سلسلہ میں ہم امام صاحب مسجد لندن برادرم چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ اور سیٹھ محمد اعظم معین الدین صاحب قائد خدام الاحمدیہ حیدرآباد دکن کے بہت مشکور ہیں کہ انہوں نے ہر تازہ سے تازہ خبر ہمیں مہیا کی ـ فجزاہم اللہ احسن الجزاء ـ

خاکسار اب یہاں سے پندرہ برس کی خدمت کے بعد واپس روانہ ہونے ہی والا ہے ـ احباب کرام خیریت سے پہنچ جانے کی دعا فرماویں ـ نیز اس مشن کی کامیابی اور یہاں کے مبلغین کے واسطے متواتر دعائیں فرماتے رہیں ـ اللہ تعالیٰ سب کے ساتھ ہو ـ

پچھلے دنوں جماعت نے نہایت محبت کی راہ سے عاجز کو خدا حافظ کہنے کے لئے وکٹوریہ گارڈن گلوور میموریل ہال (Victoria gardens of the Glover Memorial hall) میں ایک جلسہ منعقد کیا ـ جس کی صدارت یہاں کے مشہور و معروف ایک ڈاکٹر صاحب ڈاکٹر Akinola Maja نے کی اور سینکڑوں غیر احمدی اور عیسائی صاحبان نے اس میں شمولیت کر کے عاجز کی عزت افزائی فرمائی ـ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے والسلام

انسپکٹران بیت المال کے لئے

انسپکٹران بیت المال کو باہر کی جماعتوں میں دورہ کے لئے بھجواتے وقت تاکید کی گئی تھی کہ وہ لازمی چندہ جات کی وصولی اور مرکزی ترسیل کی طرف خاص توجہ دیں ـ لیکن باوجودیکہ بذریعہ خطوط بھی بار بار تاکید کی جا رہی ہے ـ ان کی طرف سے ایسی رپورٹیں نہیں آ رہیں ـ جن سے ظاہر ہو سکے کہ حصہ آمد اور چندہ عام اور جلسہ سالانہ کی وصولی میں انہوں نے کیا کوشش کی ـ اس لئے اب بذریعہ اخبار بھی ان کو مطلع کیا جاتا ہے ـ کہ لازمی چندہ جات کی وصولی اور ترسیل کے بارے میں خاص سعی اور دلچسپی سے کام لیں اور رقوم جلد از جلد مرکز پاکستان بھجوائیں ـ رقوم بھجوانے کا اکڑ ڈاک کا ...

چنیوٹ کیلئے پہلا قافلہ

چنیوٹ جانے کے لئے پہلا قافلہ جو طلبہ اور اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول پر مشتمل ہو گا کل ۶ نومبر ۱۹۴۷ء بروز جمعرات لاہور سے بذریعہ ٹرین روانہ ہو گا ـ اس مقصد کیلئے ایک بوگی ریزرو کروا لی گئی ہے ـ تمام طلبہ ۵ نومبر بروز بدھ بارہ اور دو بجے کے درمیان کنگ ... تعلیم و تربیت کے دفتر میں ہدایت لے لیں

انشاء اللہ دوسری بوگی ... نومبر بروز ہفتہ روانہ ہو گی ـ اسمیں دو ... دوست بھی جا سکیں گے ـ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول)

پاکستان صحیح معنوں میں جمہوری حکومت قائم کرنا چاہتا ہے

سر محمد ظفر اللہ خان کا اعلان

نیویارک ۳ نومبر:- اتحادی جمعیت اقوام میں شامل ہونے والے پاکستانی وفد کے لیڈر سر محمد ظفر اللہ خان نے آج ایک تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ حکومت پاکستان جمہوری اصولوں کی علمبردار ہے۔ وہ صحیح معنوں میں جمہوری اصولوں کو نافذ کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ موجودہ پروگرام کے مطابق سر محمد ظفر اللہ خان ماہ نومبر کے دوسرے ہفتہ تک واپس کراچی تشریف لے آئیں گے۔

آفریدیوں کی طرف سے سکھ لیڈروں کو انتباہ

پشاور ۳ نومبر:- آج آفریدی ملکوں کا ایک نمائندہ جرگہ پولیٹیکل افسروں کو ملا۔ اس نے مطالبہ کیا۔ کہ جموں کے علاقہ میں مسلمانوں پر جو ہولناک ظلم و ستم ہو رہے ہیں۔ ان کے دفعیہ کے لئے کشمیر میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے۔ جرگہ کے لیڈر نے کہا ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاراجہ پٹیالہ اور نیشنگ دربار نے مہاراجہ کشمیر کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہم سکھوں پر یہ امر واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ وہ مسلمانان کشمیر کا مقابلہ کرنے کے لئے جموں اور کشمیر آنے کی تکلیف گوارا نہ کریں۔ اگر انہوں نے موجودہ رویہ جاری رکھا تو ہم خود ان کے ہاں آ کر ان سے نپٹ لیں گے۔ جرگہ نے اس امر پر اظہار افسوس کیا۔ کہ بار بار مطالبہ کرنے کے باوجود حکومت پاکستان نے ہمیں مشرقی پنجاب کے مسلمان بھائیوں کی مدد کرنے کے لئے پاکستان کی حدود میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی۔

پاکستان میں ججوں کی تنخواہ میں تخفیف

کراچی ۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان ہائیکورٹ کے ججوں کی تنخواہ میں تخفیف کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ نئے سکیل کے مطابق پاکستان کے مجوزہ فیڈرل کورٹ کے چیف جج کی تنخواہ پانچ ہزار روپیہ ہوگی۔ اور دوسرے ججوں کی تنخواہ غالباً تین تین ہزار روپے مقرر کی جائیگی۔

جموں میں چالیس ہزار مسلمانوں کا قتل

لاہور ۳ نومبر:- جموں میں تقریباً ۴۰۰۰۰ بے گناہ مسلمانوں کو قتل کیا جا چکا ہے۔ ہندوستانی فوجوں کی سو سے ڈیڑھ سو فوجیں مسلمانوں کو زبردستی ان کے گھروں سے نکال رہی ہیں۔ اور ان کی جگہ مشرقی پنجاب کے سکھوں کو لا بسایا جا رہا ہے۔ بارہ مولا پر ہندوستانی ہوائی جہازوں کی بمباری کے نتیجہ میں جو موتیں ہوئیں۔ ان میں ۴۲ بچے ایسے بھی تھے جن کی عمر ۱۵ اور ۱۰ سال کے درمیان تھیں۔ ہندوستانی گورنمنٹ کے اس فعل کے خلاف عوام میں سخت جذبہ نفرت پایا جاتا ہے۔

مسٹر خورشید کو حکومت کشمیر نے گرفتار کر لیا

نئی دہلی ۴ نومبر:- مسٹر خورشید سابق سکرٹری قائد اعظم

پاکستان کی مالی کانفرنس

لاہور ۳ نومبر:- آج پاکستان کی مالی کانفرنس کا دوسرا اجلاس ہوا۔

صدارت کے فرائض وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس میں مندرجہ ذیل اصحاب نے شرکت کی۔ وزیر اعظم مشرقی بنگال خواجہ ناظم الدین وزیر مال مشرقی بنگال مسٹر حمید الحق چودھری وزیر خزانہ مغربی پنجاب مسٹر ممتاز محمد دولتانہ وزیر اعظم سندھ مسٹر ایم۔ اے کھوڑو۔ سر آرچی بالڈ جان عبد القیوم خان وزیر اعظم سرحد بھی کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ لیکن ضروری کام کی وجہ سے آپ واپس پشاور تشریف لے گئے۔ اور کانفرنس میں شامل نہ ہو سکے۔

کانفرنس کی کارروائی کے سلسلے میں سخت رازداری سے کام لیا جا رہا ہے۔ اخباری نمائندوں کو بھی شرکت کی اجازت نہ تھی۔ تاہم معلوم ہوا ہے۔ کہ آمدنی کے نئے وسائل سے فائدہ اٹھانے کی تجاویز پر غور کیا گیا تھا۔ تاکہ پاکستان کی مالی اور اقتصادی حیثیت مضبوط بنیادوں پر قائم کی جا سکے۔

حدود ہندوستان میں داخلہ پر غیر مسلموں پر پابندیاں

امرتسر ۳ نومبر۔ دہلی اور اس سے اگلے علاقہ میں داخل ہونے والے غیر مسلموں پر حکومت ہندوستان کی طرف سے لگائی گئی پابندیوں کے خلاف امرتسر میں ناراضگی کی لہر دوڑ گئی۔ ڈپٹی کمشنر امرتسر نے ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ اس طرف جانے والے لوگ مجھ سے اجازت لے کر جایا کریں۔

مشرقی پنجاب سے ہندوستان کی طرف جانے والی ایک برات کو مشرقی پنجاب اور یو۔ پی کی حدود پر سخت پریشان کیا گیا۔ اس سختی اور غیر مسلموں پر لگائی گئی پابندیوں کے خلاف گیانی گورمکھ سنگھ مسافر ممبر انڈین کانسٹی ٹیوشن اسمبلی نے وزیر اعظم یو۔ پی کے پاس ایک احتجاجی چٹھی روانہ کی ہے۔

کو حکومت کشمیر نے سرینگر میں گرفتار کر لیا ہے۔ گرفتاری کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

ملازمین کو پوری محنت اور دیانت داری سے کام کرنا چاہئے

سردار عبد الرب نشتر کی تقریر

لاہور ۳ نومبر۔ سردار عبد الرب نشتر وزیر مواصلات پاکستان نے مغلپورہ ورکشاپ میں نارتھ ویسٹرن ریلوے کے مزدوروں کے ایک جلسہ میں تقریر کی۔ آپ نے ان سے اپیل کی۔ کہ اب حالات بدل گئے ہیں۔ پاکستان کے ملازمین کو بھی ملازمت کے متعلق اپنے نقطہ نگاہ میں تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے۔ اور یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ آپ اب کسی غیر ملکی حکومت کے ملازم نہیں ہیں۔ بلکہ خود اپنی حکومت کے کارکن ہیں۔ پاکستان کو مضبوط کرنا خود آپ کے ذاتی مفاد کے لئے بھی ضروری ہے۔ لہذا آپ کا اور آپ کی قوم کا مفاد اسی میں ہے۔ کہ آپ پوری محنت اور دیانت داری سے اپنے فرائض سرانجام دیں۔

آپ نے اس شکایت پر اظہار افسوس کیا۔ کہ ملازمین غفلت اور سستی سے کام لے رہے ہیں۔ آپ نے کہا۔ انتقال اقتدار کی وجہ سے جو مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔ ہمیں انہیں خندہ پیشانی سے برداشت کرنا چاہیئے۔

غیر مسلم پناہ گزینوں کی خبر گیری

لاہور ۳ نومبر:- ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ حکومت پاکستان بعد غیر مسلم پناہ گزینوں کی بہبودی و بہتری کے لئے ہر وقت کوشاں رہتی ہے۔ یکم نومبر کو لائلپور کی پولیس نے دو اغوا شدہ غیر مسلم عورتوں اور ایک بچے کو حاصل کر کے ہندوستانی ملٹری کے حوالے کیا۔ اس طرح ضلع مظفر گڑھ میں اغوا کنندگان نے چار غیر مسلم لڑکیاں اور دو لڑکے خود بخود ہندوستانی ملٹری کے سپرد کر دیئے۔

جڑانوالہ کے مقامی حکام نے غیر مسلم پناہ گزینوں کو ۱۱۷ من چاول اور ۱۰۶ من آٹا دیا۔

ریاست کے محکمہ ڈاک و تار پر قبضہ کرنے کی کوشش

حکومت پاکستان کے محکمہ رسل و رسائل نے ایک پریس نوٹ میں حکومت ہندوستان کی طرف سے ریاست کشمیر کے محکمہ ڈاک و تار پر قبضہ کرنے کی کوشش کے خلاف حکومت مذکورہ کے پاس زبردست احتجاجی نوٹ بھیجا ہے۔ پریس نوٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے ریاست کا ہندوستان کے ساتھ الحاق تسلیم نہیں کیا۔ اور معاہدہ کی رو سے ریاست کے محکمہ ڈاک و تار کے انتظام کی مکمل نگرانی کا فرض حکومت پاکستان پر عائد ہوتا ہے۔

مغربی پنجاب کے پوسٹماسٹر جنرل کے نام ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ ریاست کے محکمہ ڈاک و تار کا چارج ہندوستانی حکومت کے کسی نمائندے

کو نہ دے

مکانوں اور دوکانوں پر ناجائز قبضہ کرنے والوں کو انتباہ

ڈپٹی کمشنر لاہور کی مہم

لاہور ۳ نومبر:- مسٹر ظفر الاحسن ڈپٹی کمشنر لاہور نے ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ جن لوگوں نے پناہ گزینوں کی حق تلفی کرتے ہوئے دوکانوں اور مکانات پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔ انہیں بے دخل کر دیا جائے گا۔ اس لئے یہ بات خواہ کسی بڑے آدمی کے خلاف یا کسی معمولی کے خلاف ہو بہرحال بغیر کسی لحاظ کے انصاف کا تقاضہ پورا کیا جائیگا۔

آپ نے مکانات کی قلت کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے۔ لاہور میں مکانات بہت کم ہیں۔ اور ضرورت مند زیادہ ہیں۔ اگر ایک مکان میں ایک سے زیادہ کنبے سما سکیں۔ تو ہمیں اعتراض نہ ہوگا۔ آپ نے بتایا کہ حکومت عنقریب مکانات کا کرایہ وصول کرنا شروع کر دے گی۔ کرایہ داروں کو کرایہ کی وصولی میں حکومت سے تعاون کرنا چاہیئے۔ آپ نے اس سلسلے میں اخبارات اور عوام سے تعاون کرنے کی اپیل کی۔

پاکستان کے کمانڈر انچیف لاہور پہنچ گئے

کراچی ۳ نومبر:- پاکستانی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل فرینک میسروی جو انگلینڈ گئے ہوئے تھے۔ بذریعہ ہوائی جہاز واپس کراچی اور وہاں سے لاہور پہنچ گئے ہیں۔

مسلمان ممبروں کو شملہ پہنچانے سے انکار

لاہور ۳ نومبر۔ مغربی پنجاب کے وزیر

اعظم ڈاکٹر گوپی چند بھارگو نے مشرقی پنجاب کے مسلمان ممبران کو اطلاع دی ہے کہ شملہ میں ہونے والی اسمبلی میں ان کی شمولیت کی کوئی ضرورت نہیں حالانکہ اس سے پہلے انہوں نے مسلمان ممبروں کو شملہ پہنچانے کے انتظامات کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔

سری نگر کے ہوائی اڈہ پر آزاد کشمیر کی فوج کا قبضہ۔ ہندوستانی فوج کو شکست فاش

پچیس ہزار پناہ گزین پاکستان میں

لاہور ۳ نومبر: پچیس ہزار مسلم پناہ گزین آج پیدل پاکستان میں پہنچے۔ ضلع انبالہ سے ساڑھے تین ہزار مسلمان گاڑی کے ذریعہ آئے۔

غیر مسلموں کی ٹرینیں بھی برابر پاکستان سے ہندوستان جا رہی ہیں۔ چنانچہ لائل پور، جہانیاں، پھیرو اور منٹگمری سے چار گاڑیاں ہندوستان روانہ ہوئیں:۔

ہندوستانی مسلمانوں کی نئی تنظیم کی کوشش

کلکتہ ۳ نومبر: مسٹر حسین شہید سہروردی نے ہندوستان کے مسلمان لیڈروں کی ایک کانفرنس کلکتہ میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بمبئی پراونشل مسلم لیگ اسمیں اپنا وفد بھیجے گی۔ میسور کے مسلمانوں نے بھی اس تجویز کو سراہا ہے۔

پاکستان سے جانیوالے پناہ گزینوں کا انتظام

دہلی ۳ نومبر: حال ہی میں کوروکشیتر میں ہونے والے ایک جلسہ میں جس میں حکومت ہندوستان اور مشرقی پنجاب کے نمائندے مغربی پنجاب سے آنے والے پناہ گزینوں کو بسانے کے متعلق غور کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے تھے۔ مشرقی پنجاب کے ترجمان نے بیان کیا کہ اس وقت تک تیس لاکھ کے قریب پناہ گزین صوبہ سرحد اور مغربی پنجاب سے ہندوستان میں آچکے ہیں۔ اور مزید دس لاکھ کے قریب آنے والے ہیں۔ سردار پرتاپ سنگھ نے کہا۔ کہ زمیندار یا غیر زمیندار پناہ گزین مشرقی پنجاب میں اب سما نہیں سکتے۔ اس وقت تقریباً ۷ لاکھ غیر زراعت پیشہ اور تین لاکھ زراعت پیشہ پناہ گزینوں کو ہندوستان کے کسی مقام میں بسانا پڑے گا۔ فوری توجہ طلب بات یہ ہے۔ کہ دس لاکھ پناہ گزینوں کو سردیوں سے بچانے کیلئے کپڑا اور کھانا بہم پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔ اجلاس میں قرار پایا کہ تقریباً ۵ لاکھ پناہ گزین مشرقی پنجاب کے اور کوروکشیتر کے کیمپوں میں ٹھہرائے جائیں۔ باقیوں کے انتظام کا معاملہ مرکزی حکومت کے سپرد کیا جائے:۔

روس نے تقسیم فلسطین کو مسترد کر دیا

لیک سکسس ۳ نومبر: معلوم ہوا ہے۔ مجلس اقوام متحدہ کی فلسطین سب کمیٹی میں روسی نمائندے نے تقسیم فلسطین کی تجاویز کو مسترد کر دیا ہے۔ ان تجاویز میں یکم جولائی ۱۹۴۸ء تک فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کر دینے کی سفارشات کی گئی تھیں:۔

ہندوستانی طیاروں کی نہتے شہریوں پر بمباری

راولپنڈی ۳ نومبر: کشمیر کی آزاد حکومت کے دارالحکومت پلندری سے یہ اعلان جاری کیا گیا ہے۔ کہ ہر محاذ جنگ پر آزاد فوج کو کامیابی ہو رہی ہے۔ اور تمام فوجی کارروائیاں کامیابی کے ساتھ جاری ہیں۔ ہر جگہ کے باشندے آزاد فوج کا پرتپاک خیر مقدم کر رہے ہیں۔ اور حصول آزادی کے سلسلے میں ان کے ساتھ مل کر کوشش کر رہے ہیں۔

راولپنڈی سے نوائے وقت کے نامہ نگار نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے۔ کہ آزاد کشمیر کے جو دستے بارہمولا کی طرف سے سری نگر کی طرف بڑھ رہے تھے۔ انہوں نے ہندوستانی فوج سے شدید مقابلہ کرنے کے بعد سری نگر کے ہوائی اڈے پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس اڈے پر قابض ہو جانے کی وجہ سے آزاد فوج کی پوزیشن پہلے سے بہت مضبوط ہو گئی ہے۔ ہندوستانی فوج نے تین دن تک لگاتار اس اڈے کو بچانے کے لئے جان توڑ کوشش کی۔ مگر آخر شکست کھا گئی۔ آج دن کے ابتدائی حصہ میں تو ہندوستان طیارے اس اڈے پر اترنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ لیکن بعد میں ان کے لئے یہاں اترنا ناممکن ہو گیا۔ اور ان طیاروں نے طیش میں آکر نہتے شہریوں پر بمباری کرنا شروع کر دی جس سے بہت سے شہری ہلاک ہو گئے۔ اور متعدد مقامات پر آگ لگ گئی

مشرقی بنگال اور مغربی بنگال کے الحاق کی تحریک غداری تصور ہوگی

(خواجہ ناظم الدین)

کراچی ۳ نومبر: خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم مشرقی بنگال نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا۔ کہ ڈھاکہ میں فسادات کے سلسلہ میں جو مسلمان اور ہندو سزا پا چکے ہیں۔ انہیں رہا کرنے کا فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ ۱۵ اگست سے پہلے جو سیاسی قیدیوں کو رہا نہیں کیا گیا تھا انہیں رہا کیا جا رہا ہے۔ ۱۹۴۲ء کی تحریک میں حصہ لینے کے الزام میں جن لوگوں کے خلاف وارنٹ جاری کئے گئے تھے۔ وہ منسوخ قرار دیدیئے گئے ہیں:۔

مشرقی بنگال کی حکومت مسٹر جے چیٹرجی پر سے بھی بنگال میں داخلہ کی پابندیاں جو دس سال سے ان پر لگی ہوئی ہیں ہٹا دے گی۔ سرکاری ملازمتوں میں غیر مسلموں کو ان کے تناسب کے لحاظ سے ملازمتیں دی جائیں گی۔ آپ نے فرمایا۔ ہم نہایت دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ ۱۵ اگست کے بعد مشرقی بنگال میں ایک بھی افسوسناک واقعہ رونما نہیں ہوا۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہم ماضی کو بھول جائیں۔ اور نئے سرے سے کام شروع کریں اگر ملک کے امن و امان کو تباہ کرنے اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے کی کوئی کوشش کی گئی۔ تو ہم اس کے خلاف شدید ترین کارروائی کریں گے۔ ہم جمہوری طرز کی حکومت کے حامی ہیں۔ اور عوام کے اس حق کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ وہ وزارت پر نکتہ چینی کریں۔ میں نے اپنے سیاسی مخالفوں کو دبانے کے لئے کبھی طاقت استعمال نہیں کی۔ اگر مغربی بنگال سے الحاق یا ہندوستان کے ساتھ مشرقی بنگال کو ملانے کے لئے کوئی تحریک شروع کی گئی۔ تو اسے وطن سے غداری تصور کیا جائے گا اور اس کی سزا نہایت سختی کے ساتھ دی جائے گی۔ کیونکہ میرے نزدیک یہ سیاسی تحریک نہ ہوگی۔ بلکہ یہ حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش ہوگی۔ اور ہم اسے کبھی برداشت نہیں کریں گے۔

شامی اور مصری افواج کا حدود فلسطین پر اجتماع

لبنان ۳ نومبر: عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبدالرحمٰن عزام پاشا نے کل رات ایک بیان میں کہا۔ کہ اس وقت فلسطین کی سرحد پر لبنان، شام اور مصر کی فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ اور شرق اردن کی فوج فلسطین کے اندر حفاظت پر متعین ہے

عزام پاشا نے مزید کہا۔ اگرچہ عرب کسی کے خلاف جارحانہ اقدام کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن عربوں نے تہیہ کر لیا ہے۔ کہ وہ ہر اس طاقت کے خلاف لڑیں گے جو تقسیم فلسطین کی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کا عزم کریں گے۔

مراد آباد میں گڑبڑ!

مراد آباد ۳ نومبر: ہفتہ کے روز مراد آباد شہر میں ایک بم پھٹنے کی وجہ سے ایک شخص شدید طور پر مجروح ہوا۔ نیز ایک شخص کے چھرا بھی گھونپا گیا۔ شہر میں کرفیو آرڈر لگا دیا گیا ہے۔ اور چند گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں:۔

پاکستان کیلئے حکومت ہند کے سابق سیکرٹری کی خدمات

کراچی ۳ نومبر: معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند کے سابق سیکرٹری سر جارج سپنس کی خدمات حکومت پاکستان حاصل کر رہی ہے۔ آپ اس وقت انگلینڈ میں مقیم ہیں۔ آپ کو غالباً پاکستان کے محکمہ لا اینڈ لیبر میں سپیشل ڈیوٹی کا افسر مقرر کیا جائیگا

بیت المال میں سامان کی کمی

لاہور ۳ نومبر: آفیسر انچارج بیت المال مسٹر مسعود نے اعلان کیا ہے۔ کہ بیت المال میں سامان کی کمی کی وجہ سے پانچ روز سے تقسیم کا کام بند کر دیا گیا ہے۔ اس واسطے کوئی صاحب ۸ نومبر سے پیشتر سامان کے لئے مہربانی نہ لائیں:۔

ہندو تعصب اور عدم رواداری سے پاک ہیں

(ڈاکٹر نارنگ)

نئی دہلی ۳ نومبر: ڈاکٹر گوکل چند نارنگ نے انڈیا برٹش گڈ ول اینڈ کلچر مشن کے اعزاز میں ایک جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے کہا۔ کہ فطرتی طور پر ہندو اہنسا کے اصول کے حامل ہیں۔ اور جو منہا کے فعل ان سے سرزد ہوئے وہ مجبوری کی حالت میں ہوئے کیونکہ حالات ہی ایسے ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر نارنگ نے کہا ہندو مذہب میں کوئی فوقیت نہیں اور اس مذہب میں ہر قسم کے خیالات مخالف و موافق اعتقاد رکھنے والے لوگوں کیلئے گنجائش ہے ہندو تعصب اور عدم رواداری سے پاک ہیں۔ اگر اس وقت ہندوؤں کے کسی گروہ نے منہا کے اصول پر عمل کیا۔ تو اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کا تمدن اور ان کی زندگی خطرہ میں پڑ گئی تھی:۔

مسلمانوں نے ہندوؤں کو اپنے گھروں میں پناہ دی

حیدرآباد ۳ نومبر: گذشتہ عید کے دن حیدرآباد میں ایک معمولی سا فرقہ وارانہ جھگڑا ہو گیا۔ جس میں کچھ جائیداد اور چند جانوں کا نقصان ہوا۔ ابتدا اس طرح ہوئی۔ کہ چند شرابی لوگوں نے کسی کے گھر پتھر پھینکے۔ جس سے جھگڑا بڑھ گیا۔ اور کئی مقامات جلائے گئے۔ پولیس نے موقعہ پر پہنچ کر حالات پر قابو پا لیا۔ فساد زدہ علاقوں میں تین دن کے لئے کرفیو آرڈر لگا دیا گیا ہے۔ اس موقعہ پر ذکر یہ بات ہے۔ کہ کئی مسلمانوں نے ہندوؤں کو اپنے گھروں میں پناہ دی۔ جس سے حالات زیادہ بگڑنے سے بہت حد تک رک گئے:۔